سامعین پچھلے پروگراموں میں ہم نے دیکھا کہ انسانی فلسفہ اور الہامی پیغام میں بنی نوع انسان کے درجے کے بارے میں کتنا فرق ہوتا ہے ۔ اگر ہم انسانی فلسفے کی جانب مزید توجہ دیں تو بنی نوع انسان کی حیثیت بالکل برباد ہو کر رہ جاتی ہے "مثلاً" ڈاروِن نے یقینی طور پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ بنی نوع انسان خُدا کی شبیہ پر خلق نہیں ہوا ۔ بلکہ ارتقائی تصوّر کے مطابق کسی اعلیٰ قسم کے حیوان کی نسل سے میدانِ عمل میں آیا ہے ۔

کمیونزم کے بانی کارل مارکس نے دعویٰ کیا کہ بنی نوع انسان ایک آزاد ہستی نہیں ہے اور تمام تواریخ کی کہانی صرف مختلف طبقات کے آپس میں انتشار کی کہانی ہے ۔

فرائڈ بحث کرتا ہے کہ بنی نوع انسان اپنے لئے باخبر فیصلہ نہیں کرتا بلکہ بغیر سوچے سمجھے اور غیر ارادی طور پر وہ یہ سب کچھ اُن فطری جذبات کے تحت جو قابلِ تعریف نہیں ہیں کرتا ہے ۔

پیولو اور سکنر دونوں یہ دلائل پیش کرتے ہیں کہ بنی نوع انسان ایک سدھائے ہوئے جانور کی مانند ہے اور اِس تصوّر کو مدِنظر رکھتے ہوئے یہ برتاؤ اُن کیلئے بالکل مناسب ہے ① لیکن اگر ہم خالق کی تخلیق کی روداد پر توجہ دیں تو بنی نوع انسان کی حیثیت اعلیٰ مرتبے پر ہے ۔

بہنو اور بھائیو ۔ اب ہم کلامِ مقدس کی پہلی کتاب یعنی پیدائش کی کتاب کے بیان پر توجہ دیں گے ۔

کائنات کی تخلیق کا چھٹا مرحلہ بری زندگی اور نوع انسان کی پیدائش کا ہے ۔ چھٹے زمانے کا انوکھا اور امتیازی واقعہ انسان ہے نوع انسان کی صفات میں سے یہ صفت انوکھی اور امتیازی ہے کہ انسان خدا کی شبیہ پر ہے ۔ پیدائش پہلا باب اسکی 27 ویں آیت میں لکھا ہے ۔ " اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا ۔ خدا کی صورت پر اسکو پیدا کیا نر و ناری اُن کو پیدا کیا ۔"

پیدائش کی کتاب کے پہلے باب میں لفظ پیدا تین مرتبہ استعمال ہوا ہے ۔ خالق کے پہلے عمل کے باعث وہ حد بندی پار ہوئی جو بے وجود اور موجود کے درمیان ہوتی ہے ۔ کیونکہ اسکے دوسرے عمل سے وہ حد بندی پار ہوئی جو بے جان اور جاندار کے درمیان ہے ۔

① Translated from Herman Kahn, "The Coming Boom" (New York: Simon & Schuster, 1982) pp. 81-82

اور قادرِ مطلق کے تیسرے عمل کے سبب سے وہ حد بندی پار ہو گئی جو حیوان اور انسان کے درمیان ہے۔ انسان اپنی ادنیٰ خصوصیت کے بارے میں مٹی سے جس میں وہ جا کر ملتا ہے اور نباتات جو زمین کی مٹی سے جڑ پکڑے ہے اور حیوانات جو زمین پر گھومتے ہیں تعلق رکھتا ہے۔ لیکن بنی نوع انسان کی رغبت عالمِ بالا کی طرف ہے جبکہ اِن چیزوں کی ہیں۔

سامعین اب ہم اپنے پروگرام میں اُن صفات کا تذکرہ کر رہے ہیں جن میں انسان خُدا کی شبیہ پر ہے۔ سب سے پہلی صفت جو انسان میں ہے وہ باادراک قوتِ فہم ہے یعنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت۔ انسان کی پیدائش سے قبل نظم و نسق اور خوبصورتی تو موجود تھی لیکن اِس تنظیم اور خوبصورتی تعریف کرنے والا نہ تھا اور نہ ہی علت و معلول یعنی سبب و انجام کے تعلق کو سمجھنے والا تھا۔ صرف خُدا ہی پیدا کر سکتا ہے اور صرف انسان ہی جو خُدا کی شبیہ پر ہے خُدا کی مخلوقات میں اُس کے ارادے اور خوبصورتی کو محسوس کر سکتا ہے۔ حواسِ خمسہ کی مدد سے باعقل اور مناسب جذبہ بھی ایک صفت ہے۔

انسان کو یہ صفت بھی حاصل ہے کہ دانشمندانہ انتخاب کر سکتا ہے۔ اخلاقی فطرت یعنی نیکی و بدی کو پہچاننے کی عقل بھی انسان میں موجود ہے۔

حلقۂ اختیار بھی انسان کو حاصل ہے۔ بائبل مقدس میں پیدائش پہلا باب اُسکی 28 ویں آیت میں یوں لکھا ہے "۔ اور خُدا نے اُن کو برکت دی اور کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور و محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں اور ہوا کے پرندوں اور کُل جانوروں پر جو زمین پر چلتے ہیں اختیار رکھو۔"

خُدا کا یہ کہنا کہ اختیار رکھو انسان کے آباد کار کا اجازت نامہ ہے۔ اِس فرمان کے باعث بنی نوع انسان کو جہان اور اُسکی کُل پیداوار کا بیع نامہ ملتا ہے۔ اِس کے علاوہ یہ فرمان مادی تخلیق کو اخلاقی معنوں سے ملبس کرتا ہے۔ مادی تخلیق کا اصل مقصد انسان سے متعلق ہے۔ جیسے بنی نوع انسان کا اعلیٰ ترین وجود میں ہونے کا مقصد خُدا سے تعلق رکھتا ہے۔

تخلیق کے بیان میں دو ایک خصوصیات ایسی ہیں جن پر ہمیں خاص طور پر توجہ دینی چاہیے۔ پہلی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بیان سائنس کے مصدقہ نتائج کے ساتھ قابلِ ذکر طور پر ملتا جلتا ہے۔ کہ تخلیق واقعی ہوئی۔ کہ نظم و نسق سے قبل ابتری اور خلل تھا۔ کہ تخلیق ایک ساتھ نہیں ہوئی بلکہ درجہ بدرجہ ہوئی۔ کہ تخلیق بتدریج ترقی سے ہوئی کہ یہ ترقی کم تر سے اعلیٰ تر کی جانب

تھی اور آخر کار یہ کہ تخلیقی اعمال کی منزل بہ منزل ترقی کے نظام کے بارے میں عام اتفاقِ رائے موجود ہے۔

کیا پیدائش کی کتاب کا پہلا باب محض قیاس آرائی پر مبنی ہے؟ کیا ڈارون، ٹنڈیل یا ہکسلی ایک غیر سائنسی دور میں اس کے برابر قیاس آرائی کر سکتے تھے؟

تخلیق کے بیان میں دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ بیان پورے طور پر تواریخی ہیں۔

تاریخ اطلاعات کیلئے انسانی ذرائع یعنی زبانی روایات، تحریری قوانین، دستاویزات اور قدیم یادگاروں کا سہارا لینا ہے۔ کوئی زبانی روایت انسان کی اس دنیا پر پیدائش سے پہلے کی حالت کے بارے میں اطلاع نہیں دے سکتی۔ چنانچہ یہ بیان یقیناً مکاشفہ سے یعنی فوق الفطرت الہامی انکشاف سے لیا گیا ہے۔ یوں بائبل مقدس کا آغاز ہوتا ہے اور یوں تکمیل۔

ماضی اور مستقبل کے پوشیدہ بھیدوں کا کھلم کھلا انکشاف اُن رویاؤں سے ذریعے ہوتا ہے جن سے بائبل مقدس کا آغاز اور تکمیل ہوتی ہے۔

— آئیے خالق ارض و سماں کی ان برکات اور نوازشات پر اظہارِ تشکر اور نذرانۂ عقیدت کے طور پر یہ گیت سنیئے۔

ǂ

S.NO	REEL-NO	BOOK.NO	SONG.NO	DURATION
178	16	17	203	4-25"

ابھی آپ نے اِس پروگرام میں ڈاروِن، کارل مارکس، فُرائڈ، ہیولو اور سکنر کے
کائنات کی تخلیق کے بارے میں بے ڈھنگے اور من گھڑت دلائل سُنے۔ جنہوں نے
ایک ہی بات کا انکار مُختلف انداز سے کیا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو یہ ماننا ہی نہیں
چاہتے کہ یہ تمام موجودات خدائے بُزرگ و برتر کا شاہکار ہیں۔ بلکہ اِس مُسلمہ
حقیقت کو جُھٹلانے کیلئے ایسے مُختلف نظریات کا سہارا لیتے دکھے جن کا سچائی
سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔

سامعین ہم اپنے اگلے پروگرام میں اُس عبرتناک موضوع کا
تذکرہ کریں گے جسکی وجہ سے خُدا کو پہلی مرتبہ اپنی ہی تخلیق پر اور اپنی ہی بنائی ہوئی شبیہ
پر شدید صدمہ ہوا۔ اِس زہر قاتل نے سب سے پہلے آدم اور حوا کو خدا کی نظروں میں
شرمندہ کیا اور پھر آدم اور حوا کے سبب سے آج ساری دُنیا بدامنی، بے چینی اور
بے راہ روی کا شکار ہے۔ اُس موضوع کا نام ہے "گناہ" گناہ جس نے موت کو جنم دیا
گناہ جس نے ہمیں ابدی زندگی کے راستے سے ہلاکت کے بھیانک اندھیرے میں جھونک دیا۔
لیکن گناہ کا یہ شیطانی بیج کس نے بُویا؟

یہ سب کچھ آپ ہمارے اگلے پروگرام میں مُلاحظہ فرمائیں گے۔
ہمیں یقین ہے کہ نہ صرف آپ خود یہ پروگرام سُنیں گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی دعوت دیں
گے کہ ہمارے ساتھ شامل ہوں جب ہم دوبارہ کلامِ الہیٰ میں انسانی عروج و زوال پیش
کریں گے۔ سامعین اِس پروگرام کی اہمیت اور تقدس کو ذہن میں رکھتے ہوئے آپ
سے درخواست ہے کہ اِس سلسلے کا کوئی بھی پروگرام سُننا مت بھولیئے گا۔

بہنو اور بھائیو اپنی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے اور کلامِ الہیٰ کے
گہرے مُطالعے کیلئے اگر آپ ہمارے نشر کردہ اِس پروگرام کا مسودہ حاصل
کرنا چاہیں تو ہمیں لکھ کر مسودہ نمبر 3 حاصل کریں۔
پروگرام کے پتے کا اعلان ہم اِس پروگرام کے آخر میں کریں گے۔
یہ مسودہ آپکو تقریباً چھ ہفتے میں مل جائے گا۔

ہمارا آج کا یہ پروگرام اختتام کو پہنچا
اجازت دیجئے۔
خدا حافظ